خواتین کمیشن رپورٹ ..... لمحہ فکریہ ! (اداریہ)

حال ہی میں خواتین کمیشن نے اپنی سفارشات پر مبنی ایک مفصل رپورٹ حکومت کو پیش کی ہے۔ جس میں خواتین کے حقوق' عائلی قوانین' ملازمت سے متعلق قوانین کے علاوہ اور بہت سے موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے جس کی تفصیل اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔

یہ کمیشن غالباً گذشتہ دور حکومت میں قائم ہوا۔ اس لئے اس کے سربراہ جناب جسٹس زاہد اسلم ناصر کے علاوہ تمام اراکین، اسی قبیل سے ہیں۔ جن میں سینٹر یحیی بختیار' سینٹر مسعود کوثر' عاصمہ جہانگیر' شہلا ضیاء' شہناز جاوید' سینٹر فضہ جونیجو' ریحانہ سرور وغیرہ شامل ہیں۔ انہی اراکین سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کمیشن نے کس طرز کی سفارشات پیش کی ہوں گی۔ جو بذات خود مغربی تہذیب کی دلدادہ اور حریت نسواں کی علمبردار ہیں۔

ان سفارشات میں تمام باتوں کو دھرایا گیا ہے۔ جس کا پرچار اکثر مواقع پر یہ خواتین کرتی ہیں اور اپنے خبث باطن کو کمیشن کا لیبل لگا کر ازسرنو حکومت کو پیش کر دیا ہے۔

بلاشبہ خواتین کے حقوق کا تحفظ کرنا' انہیں معاشرے میں باوقار مقام دینا' چادر اور چار دیواری کا مکمل تحفظ کرنا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے اور خاص کر ایک اسلامی ریاست میں خواتین کو وہ تمام حقوق دینا جس کا اسلام نے تذکرہ کیا ہے اہل اقتدار پر واجب ہے۔ اس کے لئے قانون سازی کی ضرورت پڑے بھی تو اس پر فوراً عمل ہونا چاہئے۔

لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا پاکستان میں ایسے کون سے حالات رونما ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے باقاعدہ ایک کمیشن تشکیل دیا گیا اور انہوں نے جو

سفارشات مرتب کی ہیں۔ کیا واقعی ان کی ضرورت ہے۔ کیا اسلامی معاشرہ اس کا متقاضی ہے۔ جس کی سفارش کمیشن نے کی ہے ؟

ہم نہایت دکھ اور افسوس سے عرض کریں گے کہ کمیشن نے اپنی سفارشات میں ایسی باتوں کو بھی شامل کیا ہے۔ جو نہ صرف غیر اخلاقی بلکہ غیر شرعی بھی ہیں اور عقلی طور پر بھی ان کا تقاضا کرنا بیمار ذہنیت کی علامت ہے۔ بلاتردد یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اس کمیشن میں ایسے افراد کو شامل کیا گیا ہے۔ جو نظریاتی اور فکری اعتبار سے کبھی بھی اسلامی قوانین کے حامی نہیں رہے۔ بلکہ ہمیشہ اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے رہے اور اسلامی حدود و تعزیر کا نہ صرف مذاق اڑاتے رہے بلکہ اسے ظالمانہ قوانین قرار دیتے رہے۔ خواتین کے حقوق کی آڑ میں بے حیائی' بے پردگی کے فروغ کیلئے سرگرم عمل رہے اور ہیشہ مخلوط طرز زندگی اور مغربی ثقافت کا پرچار کرتی ہیں۔ ایسے افرا سے کیونکر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ایک عادلانہ اور منصفانہ رپورٹ مرتب کریں گے ان کی سفارشات میں مغربی آلودگی کا تعفن' اسلامی قوانین سے بغاوت اور اسلامی طرز معاشرت سے انحراف واضح نظر آتا ہے۔

خواتین کمیشن کی کوتاہ نظری ہے یا تجاہل عارفانہ کہ انہوں نے پاکستانی خواتین کو خوش کرنے کے لئے بے سروپا سفارشات مرتب کیں۔ ان کے نزدیک غالبا یہ رپورٹ خواتین کو وہ تمام حقوق دلانے میں مددگار ثابت ہو گی اور ظلم کی چکی میں پسنے والی خواتین کو مکمل حریت مل جائے گی اور پاکستانی خواتین کو باوقار زندگی گزارنے کا موقعہ ملے گا۔ رپورٹ کے نفاذ سے خواتین میں خوشی کی لہر دوڑ جائے گی۔

حالانکہ انہیں معلوم ہے ! کہ اسلام سے بہتر خواتین کا کون تحفظ کر سکتا ہے ؟ انہیں محنت و مشقت کی صعوبت سے نجات دی۔ ان کی عزت نفس کا پورا خیال کیا۔ انکی عفت و عصمت کو مکمل تحفظ دیا۔ تعلیم کے حصول اور پھر اس کی

تدریس کی نہ صرف اجازت عنایت کی بلکہ اسلامی معاشرے کی تشکیل میں خواتین کے کردار کو بنظر تحسین دیکھا۔ اسلام ہی واحد دین ہے جس نے عورت کی توقیر کو تسلیم کروایا اور اسے ایک منفرد مقام عطا کیا۔

اسلام نے جہاں مردوں کے لئے بھی بعض حدود متعین کر دیئے ہیں۔ وہاں خواتین کو بھی نظم و ضبط کا پابند کیا ہے۔ تاکہ اس دائرے میں رہتی ہوئی وہ اپنا حق حاصل کر سکے۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے عورت کی وراثت کا حق تسلیم کیا ہے۔

اسلام نے مرد و زن کے لئے واضح احکامات دے دیئے ہیں دو یا دو سے زائد شادی کو مرد کا حق اسلام نے تسلیم کیا ہے۔ لیکن اس پر کمیشن نہ صرف پابندی کا متقاضی ہے بلکہ اس ازدواجی زندگی کو جرم قرار دیا گیا ہے یہ یک طرفہ تماشا ہے کہ جو کام مرد جائز اور حلال طریقے سے کرنا چاہے اس کے لئے تو نہ صرف پابندیاں بلکہ قابل سزا جرم قرار دیا اور اگر مرد کسی خاتون سے ناجائز تعلقات استوار کر لیتا ہے اور حرام کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو اس پر کوئی قدغن نہیں بلکہ یہ طریقہ مرد کو واجبات کی ادائیگی سے راہ فرار کا بہترین موقعہ فراہم کرتا ہے۔ شادی معاشرے میں توازن پیدا کرنے اور مرد کو فرائض اور ذمہ داری کی ادائیگی میں ایسا جکڑتا ہے کہ وہ کبھی بھی راہ فرار اختیار نہیں کر سکتا اور نہ ہی بے راہ روی جنم لیتی ہے۔

ہم معذرت کے ساتھ یہ عرض کریں گے کہ خواتین کمیشن نے اس رپورٹ کو مرتب کرتے وقت جو عرق ریزی کی ہے۔ اس میں انہوں نے عدالت کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا اور نہ ہی پاکستانی معاشرہ اسکا متحمل ہے۔ پاکستانی خواتین کی اکثریت مسلمان گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ کبھی بھی ایسے جاہلانہ حقوق کا تقاضا نہیں کرتیں بلکہ وہ سختی سے اس رپورٹ سے بیزاری کا اظہار کرتی ہیں اور اسلامی قوانین کا نہ صرف احترام کرتی ہیں۔ بلکہ اسلامی قوانین کے نفاذ کا

پرزور مطالبہ کرتی ہیں۔

یہ رپورٹ چند آزاد خیال خواتین کی فکر تو ہو سکتی ہے۔ جو اس کمیشن میں شامل ہیں۔

اس سے ہماری حکومت وقت سے درخواست ہے کہ وہ خواتین کمیشن کو ازسر نو مرتب کرے۔ جس میں ممتاز دانشور اسلامی تعلیمات سے بہرہ مند خواتین کو شامل کرے۔ جو صحیح اسلامی سوچ کے مطابق اس رپورٹ کو مرتب کرے۔ تاکہ پاکستانی معاشرہ صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ بن سکے۔

آخر میں ہماری علماء کرام سے بھی مودبانہ التماس ہے کہ وہ بھی اپنے خطبات میں خواتین کے حقوق اسلامی قوانین کی روشنی میں واضح کریں۔ تاکہ عوام الناس کو صحیح صورت حال سے آگاہی مل سکے۔

نابینا خواتین کے لئے وظیفہ

قارئین! اگر آپ کسی بے سہارا نابینا خواتین کو جانتے ہوں۔ جن کی عمر 18 سال سے زیادہ ہو' امداد کی مستحق ہوں اور کہیں سے بھی امداد نہیں ملتی ہو تو ان کا نام' پتہ' عمر' شناختی کارڈ اگر ہو' افراد خانہ کے نام' عمر' تعلیم' پیشہ' ذریعہ آمدنی اور حالت بینائی ہمیں لکھ کر روانہ کریں۔ ہم ان کے لئے ماہانہ وظیفہ مقرر کرنے کی کوشش کریں گے۔

اللہ تعالی آپ کو اس کار خیر میں مدد کا اجر دے۔ آمین۔

امینہ خطیب فاؤنڈیشن پوسٹ بکس نمبر 5619 کراچی 7400